Fikr-o-Nasar (Islamabad) 37:3 (2000)

نام کتاب	:	نشانِ راہ (حصہ سوم) المعروف حدیثِ عشق
مصنف	:	حافظ محمد مظہر الدین
ترتیب	:	میاں اویس احمد مظہر
سال اشاعت	:	۱۹۹۹ء
ناشر	:	اویس پبلی کیشنز، خسرہ نمبر ۷۴۴، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ
صفحات	:	xii + ۲۴۸
قیمت	:	۱۵۰ روپے
تبصرہ نگار	:	مجیب احمد ☆

حافظ محمد مظہر الدین چشتی صابری ؒ (۱۹۱۴ء۔ ۱۹۸۱ء) اگرچہ دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور (۱۹۲۶ء) سے فارغ التحصیل تھے۔ لیکن ایک عالم دین کی بجائے، بیسویں صدی عیسوی کے ایک عظیم نعت گو شاعر کے طور پر ان کی شہرت زیادہ ہے۔ جس کی بنیاد ان کی نعتیہ شاعری کے مجموعے ہیں۔ جو تجلیات، جلوہ گاہ، بابِ جبریل اور میزاب کے نام سے متعدد بار شائع ہو چکے ہیں۔ نعتیہ شاعری مجموعوں کے علاوہ ، حافظ صاحب ؒ کی رجزیہ شاعری کے مجموعے بھی شائع شدہ ہیں۔

شاعری کے علاوہ، حافظ مظہرالدین ؒ کے نثری آثار بھی موجود ہیں۔ حافظ صاحب ؒ روزنامہ تعمیر (راولپنڈی) اور روزنامہ کوہستان (راولپنڈی) میں باقاعدہ کالم نگاری بھی کرتے رہے ہیں۔ کوہستان میں آپ جو کالم "نشان راہ" کے عنوان سے لکھتے رہے ہیں۔ ان کا انتخاب نشان راہ ہی کے نام سے دو حصوں میں شائع شدہ ہے۔ اب نشان راہ کا حصہ سوم، حافظ

☆ لیکچرر، شعبہ تاریخ، ایف جی قائداعظم کالج چکلالہ سکیم تھری، راولپنڈی کینٹ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

صاحب" کے صاحبزادے میاں اویس احمد مظہر نے شائع کیا ہے۔ اس میں ۱۳۷ مختلف تاریخی، دینی، علمی اور روحانی عناوین کے تحت مضامین شامل ہیں۔

نشانِ راہ کے مطالعہ کے بعد حافظ مظہر الدین" کی شخصیت کا ایک اور پہلو نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے اور وہ ہے آپ کا کہنہ مشق صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صاحب طرز ادیب اور دردمند دل رکھنے والا مدبر۔ جس کے قلم میں ادب لطیف کی چاشنی بھی ہے، سوچ کی وسعت اور گہرائی بھی ہے اور تحریر میں سوز و گداز کے ساتھ ساتھ اثرانگیزی بھی ہے۔ حافظ صاحب" کیونکہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے صاحبِ اجازت بزرگ تھے اس لیے ان کی شاعری کی طرح ان کی تحریر میں بھی چشتی صوفیاء کا رنگ اور کیف و مستی نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نشانِ راہ ایک روایتی صحافی کی تحریر نہیں بلکہ اس میں قرآن مجید، احادیث، آثار صحابہ" اور اقوال سلف صالحین" کے حوالے اور مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔ بعض مضامین میں پاکستان کی سیاسی، سماجی اور معاشی تاریخ کے حالات و واقعات سے پرلطف اور طنزیہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اکثر مضامین مستقل عناوین کے تحت تحریر کردہ ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حافظ صاحب" کے قلم سے ہماری دینی، سماجی، قومی اور معاشی زندگی کا کوئی پہلو اوجھل نہ تھا۔

نشانِ راہ کے مضامین میں جن تاریخی اور متصوفانہ حالات و واقعات کا بیان ہے۔ ان میں کسی طرح بھی تاریخی اور علمی حقائق و واقعات کو مسخ نہیں کیا گیا اور نہ ہی شوخی تحریر کے لیے غیر ضروری بحث کی گئی ہے۔ اس کے برعکس نہایت آسان اور سادہ زبان میں، ناصحانہ انداز کو اپناتے ہوئے، حافظ مظہر الدین" نے اپنے بیان کردہ واقعہ کے نتائج سے بحث کی ہے جس سے قاری کا ذہن اگر متاثر ہونا چاہے تو فوری طور پر ہو سکتا ہے۔ کمپوزنگ میں نہایت احتیاط کی گئی ہے لیکن کتاب میں معمولی اغلاط موجود ہیں۔ خانہ کعبہ اور گنبد خضراء کی تصاویر سے مزین رنگین سرورق اور مضبوط جلد کے ساتھ، شائع شدہ نشان راہ، اللہ کرے کہ ہماری دینی اور قومی زندگی کے لیے صحیح معنوں میں نشان راہ ثابت ہو۔ آمین۔